سرکاری رپورٹ

تیرھواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ ۱۹ر اکتوبر ۱۹۹۸ء بمطابق جمادی الثانی ۱۴۱۹ ہجری بروز سوموار

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱	آغاز تلاوت قرآن پاک وترجمہ	۵
۲	تعزیتی قرارداد منجانب مولانا امیر زمان	۶
۳	وقفہ سوالات۔	۶
۴	رخصت کی درخواستیں۔	۴۵
۵	زیرو آور	۴۶
۶	مشترکہ تحریک منجانب مولانا امیر زمان، ملک محمد سرور خان کاکڑ وزیر مال سردار عبدالرحمان خان کھیتران وزیر تعلیم، بابت از سر نو تشکیل مجلس برائے مالیات صوبائی اسمبلی بلوچستان	۴۸
۷	اسلامی نظریاتی کونسل کی حتمی رپورٹ پر بحث۔	۵۴

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا تیرھواں اجلاس مورخہ ۱۹/اکتوبر ۱۹۹۸ء بمطابق جمادی الثانی ۱۴۱۹ ہجری بروز سوموار چار بج کر پانچ منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی اسپیکر مولوی نصیب اللہ بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: السلام علیکم

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٓمٓ ۔ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ
وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُونَ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَآ أُنْزِلَ
إِلَيْكَ وَمَآ أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۝

ترجمہ ۔ یہ الف' لام' میم ہے یہ کتاب الٰہی ہے' اس کے کتاب الٰہی ہونے میں کوئی شک نہیں' ہدایت ہے خدا سے ڈرنے والوں کے لئے! ان لوگوں کے لئے جو غیب میں رہتے ایمان لاتے' نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو بخشا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ وما علینا الا البلاغ

جناب ڈپٹی اسپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مولانا امیر زمان صاحب تعزیتی قرارداد پیش کریں۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ ایوان اسلام آباد میں مولانا عبداللہ صاحب اور کراچی میں حکیم محمد سعید صاحب کے شہادت پر گہری رنج وغم کا اظہار کرتا ہے اور وفاقی حکومت اور سندھ صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ان کے قاتلوں کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے اور امن وامان کی بحالی کے لئے فوری اقدامات کی جائے یہ ایوان ان دونوں حضرات کی دینی، سیاسی اور سماجی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ اور گزارش یہ ہے اسپیکر صاحب کہ اگر دعا فرمائیں تو بہتر ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مولانا صاحب دعا کریں۔ (ایوان میں دعائے مغفرت کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر: وقفہ سوالات۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: دریافت فرمائیں سوال نمبر ۳۴۲۔

کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال ۹۴-۱۹۹۳ء کے دوران محکمہ جیل خانہ جات اور اس کے ماتحت محکموں/اداروں میں منظور شدہ (Enlisted) ٹھیکیداروں کے ناموں کی ضلع وار تفصیل کیا ہے؟

(ب) مالی سال ۹۴-۱۹۹۳ء تا ۳۱ رمئی ۱۹۹۸ء کے دوران محکمہ مذکور اور اس سے منسلک محکموں /اداروں کے ٹھیکہ پر دیے گئے تمام کام/اسکیم/ پراجیکٹ وغیرہ کی سال وار اور ان کی کل تخمینہ لاگت بمعہ نام ٹھیکیدار نیز ان ٹھیکیداروں کو ادا شدہ رقم اور موجودہ کیفیت کی ضلع وار تفصیل کیا ہے؟

وزیر جیل خانہ جات:

(الف) محکمہ جیل خانہ جات میں آٹھ رجسٹرڈ ٹھیکیدار ہیں جو کہ مختلف جیلوں میں قیدیوں کو راشن سپلائی کرتے ہیں ان کی ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱)	کریم بخش	ٹھیکیدار ضلع تربت
(۲)	محمد صالح رند	ٹھیکیدار ضلع قلات۔

(۳) جفتہ خان ٹھیکیدار ضلع نورالائی۔

(۴) ہاشم خان ٹھیکیدار ضلع کوئٹہ۔

(۵) ماما عبدالصمد ٹھیکیدار ضلع قلات۔

(۶) ڈیم گار منٹس ٹھیکیدار ضلع کوئٹہ۔

(۷) حاصل خان ٹھیکیدار ضلع تربت۔

(۸) محمد یوسف ٹھیکیدار ضلع قلات۔

(ب) محکمہ جیل خانہ جات میں کوئی پراجیکٹ وغیرہ نہیں ہے اور نہ ہی کسی قسم کا کام وغیرہ کیا گیا ہے لہذا جواب نفی میں تصور کیا جائے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: ضمنی سوال ہے جناب۔ یہ آپ نے کل رجسٹرڈ ٹھیکیداروں کا ذکر کیا لیکن اس میں ہم نے جو سوال پوچھا تھا اس میں ابھی تک اس تمام دوران میں ٹھیکیداروں کے جو پیمنٹس ہوئے ہیں ان کی تفصیل بھی مانگی تھی وہ تفصیل نہیں ہے۔

عبدالغفور کلمتی (صوبائی وزیر): وہ تفصیل آپ کو دے دیں گے اسی سیشن کے دوران دے دیں گے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: اسی سیشن میں ٹھیک ہے۔

۳۵۹ X مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال ۹۸۔۱۹۹۷ء کے سالانہ ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجٹ سے محکمہ جیل خانہ جات اور اس سے منسلک محکموں/اداروں میں جاری نئے اور مرمت ودیگر اسکیموں/پراجیکٹ کی ضلع وار تفصیل کیا ہے نیز ہر اسکیم/پراجیکٹ کے لئے علیحدہ علیحدہ ترقیاتی وغیر ترقیاتی فنڈز کی اسکیم/پراجیکٹ وار تفصیل کیا ہے؟

(ب) یکم جولائی ۱۹۹۷ء تا ۳۱ مئی ۱۹۹۸ء کے دوران مذکورہ ہر اسکیم/پراجیکٹ کے کام کا مکمل

کردہ فیصد حصہ، ٹھیکیدار (اگر ہو) اور اس کام پر اب تک اداشدہ رقم بشمول تنخواہیں وغیرہ کی تفصیل کیا ہے۔ نیز مذکورہ مدت کے دوران جس کام / اسکیم اور پراجیکٹ وغیرہ کا جس قدر حصہ مکمل نہیں ہوا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات:

(الف) مالی سال ۹۸۔۱۹۹۷ء کے سالانہ ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجٹ سے محکمہ جیل کی کسی اسکیم پر کوئی ترقیاتی وغیر ترقیاتی کام نہیں ہوا ہے لہذا جزو (الف) کا جواب نفی میں تصور کیا جائے۔

(ب) محکمہ جیل خانہ جات میں کسی قسم کا کوئی پراجیکٹ نہیں ہے جس پر کوئی کام کیا گیا ہو لہذا جزو (ب) کا جواب نفی میں تصور فرمائیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا جواب یہ ہے کہ یہ ۹۷۔۹۸ء کے سالانہ ترقیاتی غیر ترقیاتی بجٹ سے محکمہ جیل کو یعنی کسی اسکیم پر کوئی ترقیاتی غیر ترقیاتی کام نہیں ہوا۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جیل میں قیدیوں کی سہولیات کے لئے مثلاً ابھی بھی کوئٹہ کے جیل میں قیدی زیادہ ہیں اور بیرک کم ہے اور ان کو سخت مشکلات ہیں اسی طرح مختلف جیل خانہ جات میں یہ مشکلات ہیں اس کے بارے میں آپ نے نہ پہلے کوئی پراجیکٹ دیا ہے نہ آپ نے کوئی پراجیکٹ دیا ہے یعنی آپ کو کوئی ضرورت نہیں ہے قیدیوں کی سہولیاتی کے لئے۔

عبدالغفور کلمتی (صوبائی وزیر): اس کا ہمیں احساس ہے کہ تمام جیلوں میں بیرکوں کی ضرورت ہے ہم نے گورنمنٹ کو لکھ دیا ہے جو بھی فنڈ ملے گا ہم بیرکوں کی تعمیر کریں گے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: تو آپ نے کیوں ۹۷۔۹۸ء میں کوئی پراجیکٹ نہیں دیا۔

عبدالغفور کلمتی (صوبائی وزیر): فنڈ نہ ہونے کی وجہ سے ہمیں کوئی پراجیکٹ نہیں دیا گیا ہم نے دوبارہ لکھ دیا ہے کہ ہمیں بیرکوں کی سخت ضرورت ہے۔ بیرکوں کے لئے فنڈ دیا جائے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا فنڈ تو پھر کابینے کا کام ہے بعد میں پہلے تو متعلقہ محکمے کو پراجیکٹ دینا چاہئے اس کو اپنے ضروریات پیش کرنی چاہیے۔

عبدالغفور کلمتی (صوبائی وزیر): پراجیکٹ تو دیئے ہوئے ہیں بیرکوں کے لئے تمام جیلوں میں جہاں جہاں بیرکوں کی ضرورت ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: آپ نے جو پراجیکٹ دیئے ہیں انکا لسٹ آپ دیئے سکتے ہیں۔

عبدالغفور کلمتی (صوبائی وزیر): جی ہاں آپ کو دے دیں گے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: ہاؤس میں جناب والا اس سیشن میں اور تمام پراجیکٹس جو قیدیوں کے سہولیات کے لئے آپ نے دی ہیں اور گورنمنٹ نے آپ کو اس کے لئے ایلوکیشن نہیں کی ہے۔ تھینک یو۔

X ۳۹۰ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے۔

(الف) محکمہ جیل خانہ جات اور اس سے منسلک محکموں / اداروں کے پاس اس وقت صحیح اور خراب حالت میں کل کس قدر گریڈر / بلڈوزر / رگ مشین موجود ہیں۔ نیز خراب مشینوں کی تعداد مدت خرابی صحیح اور خراب مشینوں کی جائے ایستادگی اور چارج کی ضلع وار تفصیل کیا ہے۔

(ب) یکم جولائی ۱۹۹۷ء تا ۳۱ رمئی ۱۹۹۸ء کے دوران مندرجہ بالا گریڈر / بلڈوزر / ٹریکٹر / رگ مشینوں نے پبلک / نجی شعبہ میں ماہانہ کس قدر گھنٹے کام کیا ہے، ضلع وار تفصیل کیا ہے۔

(ج) جزو (ب) میں مذکورہ مدت کے دوران مذکورہ مشینوں کے تمام صوبہ میں اراضی و سڑک اور دیگر مکمل کردہ کام کی تعداد (ایکڑ / کلومیٹر / مکعب فٹ اور رقم وغیرہ کی ضلع وار تفصیل دی جائے؟)

وزیر جیل خانہ جات:

محکمہ جیل خانہ جات میں نہ تو کوئی گریڈر / بلڈوزر / رگ مشین خریدی گئی ہے اور نہ ہی اس سے کوئی کام لیا گیا ہے۔ لہذا جزو (الف، ب، ج) کا جواب نفی میں تصور فرمایا جائے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: اس میں ضمنی نہیں ہے جناب۔

سردار عبدالرحمان کھیتران (صوبائی وزیر): جناب اسپیکر صاحب پوائنٹ آف

آرڈر، میر امندوخیل صاحب سے گزارش ہے کہ کیا تھوڑی سی ہماری رہنمائی فرمائیں گی کہ گریڈر اور بلڈوزر جیلوں میں کس کام آتے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: اگر تعمیرات کوئی کرے تو اس کی ضرورت پڑ جاتی ہے یہاں چونکہ کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے صرف قیدیوں کو تنگ کمروں میں ٹھونسنے کا مسئلہ ہے وہ ٹھونستے جائیں۔

سردار عبدالرحمان کھیتران (صوبائی وزیر): نہیں جیل میں تو ایسی کوئی تعمیرات نہیں ہوتی جناب اسپیکر صاحب جس میں بلڈوزر اور گیلڈر کی ضرورت پڑے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: اگر تعمیرات کریں گے پھر ضرورت پڑ جائے گی۔

X ۳۴۶ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر حج و اوقاف از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال ۹۴-۱۹۹۳ء کے دوران محکمہ حج و اوقاف اور اس کے ماتحت محکموں/اداروں میں منظور شدہ (Enlisted) ٹھیکیداروں کے ناموں کی ضلع وار تفصیل کیا ہے؟

(ب) مالی سال ۹۴-۱۹۹۳ء تا ۳۱ مئی ۱۹۹۸ء کے دوران محکمہ مذکور اور اس سے منسلک محکموں/اداروں کے ٹھیکہ پر دیئے گئے تمام کام/اسکیم/پراجیکٹ وغیرہ کی سال وار اور ان کی کل تخمینہ لاگت بمعہ نام ٹھیکیدار نیز ان ٹھیکیداروں کو ادا شدہ رقم اور کام کی موجودہ کیفیت کی ضلع وار تفصیل کیا ہے

وزیر حج و اوقاف:

(الف) محکمہ حج و اوقاف بلوچستان اور اس کے ماتحت محکموں/اداروں میں کوئی ٹھیکیدار (Enlist) نہیں ہے۔

(ب) مالی سال ۹۴-۱۹۹۳ء تا ۳۱ مئی ۱۹۹۸ء کے دوران محکمہ حج و اوقاف نے کوئی ٹھیکہ، کسی اسکیم/پراجیکٹ وغیرہ کے لیے نہیں دیا۔

عبدالرحیم مندوخیل: جناب والا محکمہ حج و اوقاف میں یہ جواب دیا ہے کہ ۹۴-۹۳ء سے ۳۱ مئی ۹۸ء کے دوران محکمہ حج و اوقاف نے ان کے پاس نہ کوئی پراجیکٹ رہا نہ کوئی اسکیم تو آپ نے

اس تمام دوران میں حاجیوں کی سہولیات کے لئے کسی قسم کا کوئی پراجیکٹ آپ کی ضرورت نہیں رہی ہے اور آپ نے کوئی پراجیکٹ دیا ہی نہیں ہے تو پھر آپ کا کام کیا رہ جاتا ہے محکمہ حج واوقاف کا کونسا سادہ کام رہ جاتا ہے جسے آپ کریں گے۔

مولانا فیض اللہ اخوندزادہ (وزیر حج واوقاف): اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ رحیم صاحب تو دانشور بھی ہے وکیل بھی ہے اگر وہ ہم کو یہ جواب دیں زکوۃ اور حج واوقاف کا لغوی معنی کیا ہے اصطلاحی معنی کیا ہے پھر ہمارے علم میں بھی اضافہ ہوگا پھر ہم جواب دے سکیں گے۔ پہلے تو زکوۃ کا لغوی معنی بتائیں پھر اصطلاحی معنی کیا ہیں۔

پرنس موسیٰ جان: پوائنٹ آف آرڈر سر۔ اسپیکر صاحب انہوں نے ایک بہت simple سا کیوسچن question پوچھا اس میں جناب رحیم صاحب تو کوئی ڈکشنری تو نہیں ہے جو وہ ہر چیز کا جواب دیں سکیں وہ جواب دے دیں اس کا وہ مجاز ہے انہوں نے تو گول مول جواب دے دیا جناب یہ تو کوئی جواب ہی نہیں ہے وہ تو رحیم صاحب کو بول رہے ہیں۔ (شور)

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب حج واوقاف کی محکمے کی جو ذمہ داریاں ہیں اس میں کونسا پراجیکٹ حج کے لئے حاجیوں کی سہولیات کے لئے انہوں نے دیا ہے کوئی پراجیکٹ اگر دیا ہے تو ان کی تفصیل دیں اور نہیں دیا ہے کیا ان کی کوئی ضروریات نہیں۔

مولانا فیض اللہ اخوندزادہ (وزیر): جناب والا یہ حج اور اوقاف مرکزی محکمے ہیں ابھی تک کوئی پراجیکٹ نہیں دیا ہے ہم کیا کریں یہ مرکزی ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جب یہ مرکزی ہیں تو یہاں ان کی کیا ضرورت ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ اصل صوبائی ہے۔

مولانا فیض اللہ اخوندزادہ (وزیر): جو مرکز دیتا ہے ہم وہی چلاتے ہیں ابھی تک مرکز نے کوئی پراجیکٹ نہیں دیا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: مرکزی جس حد تک ہے یہ صوبائی محکمہ ہے صوبائی محکمے میں جب

آپ ہیں آپ نے کونسا پراجیکٹ دیا مرکز کا اپنا علیحدہ مسئلہ ہے۔

سردار عبدالرحمان کھیتران: جناب والا میری مندوخیل سے گزارش ہے کہ وہ یہ فرمائیں کہ حاجیوں کے لئے کس قسم کے پراجیکٹ کی ضرورت ہے حج اور اوقاف کا محکمہ ہوتا ہے ایک پالیسی آتی ہے مرکز سے اور اس کے اوپر کام ہوتا ہے۔

پرنس موسیٰ جان: جناب جب منسٹر صاحب بیٹھے ہیں تو وہ اس کا جواب دے دیں۔

سردار عبدالرحمان کھیتران: جناب جب وہ عبدالرحیم مندوخیل کی راہنمائی کر رہے ہیں تو ہم وزیر صاحب کے لئے بول سکتے ہیں۔

پرنس موسیٰ جان: جناب والا جب یہاں سے حاجی جاتے ہیں تو ان کے لئے رہنے کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ ان کے لئے ایک لوٹے کا بھی بندوبست نہیں ہے تو پھر آپ کے محکمے کا فائدہ کیا ہے۔ آپ نے خانہ پُری کی ہے ایک کو وزیر بنا دیا ہے۔

سردار عبدالرحمان کھیتران: پرنس اسپیکر کے توسط سے آپ سے گزارش ہے کہ آپ راہنمائی فرمائیں کہ کس قسم کے پراجیکٹ ہم حاجیوں کیلئے شروع کریں تا کہ ہم اسکو آگے بڑھا سکیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب پرنس صاحب اخوندزادہ صاحب کا کہنا ہے کہ ابھی فنڈز نہیں ہیں جب فنڈز آئیں گے تو پھر.........

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ وزیر صاحبان اپنی پسماندگی کا اظہار کر رہے ہیں جب آپ کے یہاں محکمے ہیں اور محکموں کا نام ہے ان محکموں کے جو کام ہیں وہ لوگوں کو معلوم ہیں۔ کہ کیا کیا ان کی ذمہ داریاں ہیں ہم وزیر صاحب سے یا کابینہ کے ممبران سے یا حکومت سے وزیر اعلیٰ سے پوچھیں گے کہ حج اور اوقاف کا جو آپ کا محکمہ ہے اس نے حاجیوں کی سہولیات کے لئے کوئی پراجیکٹ دیا ہے یا کوئی ان کی ایسی ضرورت ہے جو اور اس کے لئے پراجیکٹ دیا ہے اگر نہیں دیا تو کیوں نہیں دیا ہے۔ یہ ہماری بات ہے تو دوسری بات یہ ہے کہ آپ کے وزیر صاحبان بے ادبی معاف ان کی گنتی بھی نہیں کر سکتے اور یہاں آ کر اصطلاحات کے معنی ہم سے سمجھنا

چاہتے ہیں تو اس کے لئے ایک کلاس بٹھا دیتے ہیں اور پھر سب امتحان دے دیتے ہیں وزیر صاحب ذرا احتیاط سے کام لیں۔

سردار عبدالرحمان کھیتران: جناب ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے کہ اگر ایک ایسا دانشور ہمیں حج اور اسلام کے بارے میں ہمیں کلاس دیں۔ ہمیں بہت خوشی ہوگی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: ہر چیز کے بارے میں بیٹھتے ہیں اور دیکھتے ہیں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ: جناب جہاں تک عبدالرحیم خان مندوخیل کے سوال کا تعلق ہے تو میں انہیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ وفاقی حکومت کوئٹہ میں ایک حاجی کیمپ بنانا چاہتی ہے اس کے لئے انہوں نے زمین مانگی ہے میرے کولیگ ہیں ساتھی ہیں میں ان کے لئے وضاحت کر رہا ہوں۔

پرنس موسیٰ جان: جناب وزیر صاحب خود بیٹھے ہیں وہ خود جواب دے دیں۔ (شور)

ملک محمد سرور خان کاکڑ: جب آپ مندوخیل کے سوال پر بول سکتے ہیں تو میں بھی جواب دے سکتا ہوں حاجی کیمپ کے لئے ہم نے زمین مختص کر لی ہے اور اس پر کام جاری ہے۔ (مائیک بند شور)

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا جس وزیر سے جواب طلب کیا گیا ہے وہ وزیر اٹھ کر اس کا جواب دے اگر نہیں دے سکتا تو اس فلور پر کہہ دے کہ میں جواب نہیں دے سکتا۔

سردار غلام مصطفیٰ ترین: جناب یہ اگر معلومات نہیں رکھتے ہیں تو استعفیٰ دیں آپ وزیر صاحب کو پابند کریں کہ وہ اس کا جواب دیں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ: جناب پوائنٹ آف آرڈر جناب میں پارلیمانی امور کا وزیر بھی ہوں لہذا اس ہاؤس میں جتنے سوالات اور جوابات ہوتے ہیں اگر ہمارے کوئی منسٹر غیر حاضر ہوں یا جواب نہیں دے سکتے تو اس کے لئے مجھے حق بنتا ہے کہ میں اس کی جگہ پر جواب دوں کیونکہ میں پارلیمانی لیڈر ہوں لہذا یہ میرا حق ہے۔

پرنس موسیٰ جان: جب وزیر صاحب خود بیٹھا ہیں تو وہ خود جواب دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب وہ جواب دے چکے ہیں وہ فرما رہے ہیں کہ ابھی فنڈ نہیں ہیں جب

فنڈ آ گیا تو ہم کام کریں گے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اصل بات یہ ہے کہ اس دوران کوئی پراجیکٹ پیش نہیں کیا ہے حج اور اوقاف اور اس کی ضروریات کے بارے میں آپ نے حکومت کو کوئی تجویز پیش کی ہے یا رقم مانگا ہے اگر ہے تو اس کا ریکارڈ ہمیں ہاؤس میں دے دیں اگر نہیں ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر): جناب یہ نیشنل اسمبلی کا سوال ہے صوبائی حکومت کا سوال ہی نہیں ہے۔ حاجیوں کے کیمپ کا یا حاجیوں کی جو پالیسی ہے وہ وفاقی حکومت کے اختیار میں ہے لہذا وہ یہ سوال ایک صوبائی وزیر سے نہیں پوچھ سکتے ہیں اگر ان کو حاجیوں کو اتنی خواہش ہے تو وہ مہربانی کریں کہ وہ اپنے کسی ممبر کے توسط سے نیشنل اسمبلی میں سینٹ میں یہ سوال کرائے یہ صوبائی اسمبلی کا سوال ہی نہیں ہے کیونکہ حج کی پالیسی وفاقی حکومت کا Subject ہے صوبائی حکومت کا سبجیکٹ Subject ہے نہیں ہے یہ ان سے سوال کرے۔

پرنس موسیٰ جان: جب یہ ان کا سبجیکٹ نہیں ہے تو یہ ان کا وزیر کیوں بیٹھا ہوا ہے۔ جب اس کی ضرورت نہیں ہے تو اس کی وزارت کا کوئی فائدہ نہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آغا صاحب آپ تین تین آدمی بیک وقت نہ بولیں آغا صاحب عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب کو موقع دیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب یہ میرا عرض ہے کہ باقاعدہ ہمارے کابینہ میں ایک وزارت ہے حج اور اوقاف اس کی یہ فنکشن ہیں سوال یہ ہے کہ اپنے حد تک وہ جواب دے دیں۔

مولانا عبدالواسع: جناب عبدالرحیم خان صاحب ہم جو آپ کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور آپ دانشور ہیں آپ نے اس بات کو اتنا لمبا کر دیا اس پارلیمنٹ میں۔ یہ آپ کے شان کے بھی خلاف ہے کہ حج ایک مرکزی محکمہ ہے اور مرکزی سبجیکٹ ہے۔ جیسے ہمارے صوبے میں اریگیشن اور برقیات کی منسٹری ہے تو اب تک ہمارے صوبائی حکومت میں یا ہمارے صوبائی معاملات میں ہماری کوئی مداخلت ہے۔ جب نام کی حد تک یہ منسٹری ہمارے پاس ہے لیکن ان کے سبجیکٹ اور ان کی

کارکردگی ہمارے پاس نہیں ہے۔ لہذا حج مرکزی محکمہ ہے البتہ یہاں جو ایک حاجی کیمپ بنا رہا ہے اس کو بھی اب تک مرکزی حکومت پیسہ دے رہی ہے اور فنڈ دیتی ہے اور ان کی نگرانی میں فنڈز دیئے جاتے ہیں اور ہمارے ہاں یہاں ایک ڈپٹی ڈائریکٹر ہے جو صرف حاجیوں کو جہاز میں سوار کرتے ہیں۔ یہ صوبائی حکومت کا سبجیکٹ نہیں ہے، صوبائی معاملہ نہیں ہے۔

پرنس موسیٰ جان: جناب ہم مانتے ہیں مولانا واسع صاحب بہت قابل آدمی ہیں جب جناب آدمی قبر میں ہوتا ہے تو وہ خود جواب دیتا ہے اس کی جگہ کوئی اور جواب نہیں دیتا ہے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ: جناب آپ کے اختیار میں ہے کہ کوئی آدمی کہنا نہیں مانتا ہے اس کو باہر نکالیں۔

پرنس موسیٰ جان: آپ کہہ رہے ہیں کہ باہر نکالو۔ باہر کیسے نکالے گا یہ پارلیمنٹ ہے یا مچھلی خانہ ہے باہر کیسے نکالے گا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: صوبائی function نہیں ہے پھر تو وزیراعلیٰ صاحب اس کا جواب دے دیں کہ آپ کے یعنی حج واوقاف کا محکمہ آپ کے اختیارات میں نہیں ہے یا صرف آپ نے no minal ایسے ایک سیٹ رکھا ہے تو پھر تو وزیراعلیٰ صاحب نے جواب دینا ہے جناب والا ہم تو یہ بات نہیں مانتے یہ صوبائی مسئلہ ہے صوبائی اٹانومی میں آتا ہے اور اس کا واضح ثبوت ہے کہ باقاعدہ منسٹری ہے یہاں اب یہ کام انہوں نے کرنا ہے۔

مولانا عبدالواسع (وزیر جنگلات): جناب یہ ہم رحیم صاحب کی حمایت کرتے ہیں یہاں بھی اسمبلی میں قرارداد لائے کہ صوبائی خودمختاری کے لئے جو وہ تحریک بھی چلارہے ہیں یہاں جب ان کی صوبائی خودمختاری کامیاب ہوجائے اور یہ تحریک بھی کامیاب ہوجائے تو پھر انشاءاللہ حج کا محکمہ ہمارے پاس رہے گا اور پھر ہم آپ کو پراجیکٹ اور سارے مسائل بتائیں گے اب تک تو ہمارے پاس نہیں ہے۔ مرکزی حکومت نے نہیں دیئے ہیں تو اگر آپ قرارداد لانا چاہیں تو ہم آپ کی حمایت کرتے ہیں۔ (مداخلت)

سردار مصطفیٰ خان ترین: جناب اسپیکر صاحب point of order یہ تو بہانے بنا رہا ہے ایک وزیر پر مہینے کا دو لاکھ روپے خرچہ آرہا ہے اور یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ دو لاکھ مہینے کا جوان کا خرچہ آرہا ہے یہ مہربانی کر کے اس وزارت کو ختم کر دیں اس پر کچھ بے روزگار لوگوں کو روزگار دے دیں خوانخواہ اس کے پاس میں کچھ بھی نہیں ہے یہ کچھ بھی نہیں کرسکتا ہے تو پھر وزارت کی ضرورت کیا ہے اس کے پاس بیچارو گھڑی ہیں اور پیٹرول وڈیزل خرچ ہو رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ یہ وزارت مرکزی ہے پھر مرکز کو بولے کہ ہمارے صوبے پر کیوں بوجھ ڈالا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تشریف رکھیں سردار صاحب جی مولانا امیر زمان۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر): جناب اسپیکر اگر اجازت ہو تو میں تھوڑا سا وضاحت کروں گا میرے خیال میں اس میں کوئی بحث کی ایسی کوئی بات نہیں ہے اگر وضاحت سامنے آجائے تو مسئلہ خود بخود حل ہو جائے گا۔ مسئلہ اس طرح ہے کہ محکمے کا نام زکوۃ حج واوقاف محکمہ ہے۔ اس محکمے کے ساتھ حج زکوۃ واوقاف انسانی حقوق پتہ نہیں کچھ اور نام بھی رکھے ہیں حالانکہ انسانی حقوق کا محکمہ اس میں ہے لیکن یہاں پر ان کا کوئی ڈائریکٹر بھی نہیں ہے ایک ڈپٹی ڈائریکٹر بھی نہیں ہے اور زکوۃ کا نام تو اس کے ساتھ رکھا ہوا ہے ہمارے گورنمنٹ کے بننے سے پہلے باقاعدہ طور پر یہ زکوۃ کا شعبہ تھا مرکز کے ساتھ جیسے آج کل کے بیت المال کا شعبہ مرکز کے ساتھ ہے پھر ہماری حکومت بننے کے بعد انہوں نے یہ اجازت دی ہے کہ اس کے جو انتظامی امور ہیں وہ کم از کم صوبائی وزیر کے ساتھ رہے لہذا صرف انتظامی امور وزیر کے ساتھ ہیں باقی جہاں تک زکوۃ کی تقسیم کا رہے اور یا اس محکمے کے زکوۃ اور حج کے حوالے سے پراجیکٹ ہے جو بھی معاملات ہیں وہ اسی طرح مرکز کے ساتھ ہیں جیسے پہلے تھا اب اس سال جو حاجی صاحبان جا رہے تھے تب بھی ہمارے یہاں ایک آدمی حبیب اللہ جو ڈائریکٹر ہے اس کو مرکز نے اجازت دی کہ ان کے جو این او سی وغیرہ ہے یہ آپ بنا کے حاجی صاحبان کو دیں لہذا وہ صوبے کے ساتھ باقاعدہ طور پر نہیں ہے جیسے کہ باقی محکمے صوبے کے ساتھ ہیں جہاں تک پراجیکٹ کی بات ہے تو زکوۃ اور اوقاف کا محکمہ اوقاف میں بڑے بڑے مساجد آتے ہیں اور یا زیارت وغیرہ

آجاتے ہیں بلوچستان میں کوئی بھی اوقاف کا کوئی بھی چیز نہیں ہے میرے خیال میں نہ کوئی زیارت اوقاف میں ہے نہ کوئی مسجد ہے نہ کوئی ایسی وقف زمین ہے کچھ نہیں ہے اگر اکا دکا تھوڑا سا ہے تو وہیں پہ خرچ ہوگا اور حج کا جو مسئلہ ہے یا حج کمپلیکس ہے یا حاجی صاحبان کے لئے کوئی بندوبست کرنی ہے تو اسے مرکز deal کرتا ہے اس سال بھی ہم نے لوکل گورنمنٹ کا وہاں جو کمپلیکس ہے وہ لیا تھا کہ اس میں حاجی صاحبان رہیں۔ اب آئندہ کے لئے جو صوبائی حکومت نے باقاعدہ ایک پراجیکٹ بنایا ہے مرکز کو بھیج دیا ہے کہ ہمیں اپنا ایک حج کمپلیکس بنا کر دے دیں تو وہ بھی تو حج کے پیسوں سے تو نہیں ہوگا۔ دوسرے جو ایسے محکمے ہیں جو بلڈنگ بنا رہے ہیں وہ بنائیں گے یہاں جو سوال ہے کہ ماتحت محکموں میں اداروں میں کوئی ٹھیکیدار ہو تو کہتے ہیں کہ کوئی ٹھیکیدار نہیں ہے اور نہ محکمہ حج اوقاف نے کوئی ٹھیکہ کسی کو دیا ہوا ہے تو جواب واضح ہے نہ حج اوقاف نے کوئی چیز کی ٹینڈر دی ہے اور نہ کسی ٹھیکیدار کو ٹھیکہ دیا ہوا ہے اب اس معاملے سے الجھن پیدا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور واضح ہے جو کچھ محکمے کے شعبوں کے نام ہیں

جناب ڈپٹی اسپیکر: مولانا صاحب اذان ہو رہی ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اسپیکر یہ بات قابل اطمینان نہیں ہے کیونکہ یہ محکمہ صوبائی ہے اور صوبائی محکمے کے لئے اپنی ذمہ داریوں میں مختلف پراجیکٹس آتے ہیں اگر زکوۃ کا مسئلہ ہو، اوقاف کا مسئلہ ہو اور حج کا مسئلہ اس میں باقاعدہ مختلف ضروریات ہوں مرکز سے جو کچھ مل سکتا ہے اپنی جگہ پہ ہے صوبے کی ذمہ داری بنتی ہے اس لئے میں اس کو آگے نہیں لے جاتا کہ اس سے یہ غلط تاثر لینے کی کوشش کر رہے ہیں کہ منسٹر صاحب سے تعلق ہے منسٹر صاحب سے نہیں ہے، منسٹری سے تعلق ہے جناب میرا مطلب ہے کابینہ سے تعلق کا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب عبدالرحیم خان صاحب آپ کو بہتر معلوم ہے کہ زکوۃ جو ہے وہ بینک وصول کرتے ہیں تو بینک مرکزی محکمہ ہے بس اسی پہ اتفاق کرتے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا میں معافی چاہتا ہوں یہ محکمہ زکوۃ concurrent

list جو مشترک ہے مرکز کا اور صوبے کا اس کے ایٹم چالیس پہ ہے اور اوقاف 43A پہ ہے یہ ہمارا اپنا subjects ہے اور ہم نے اپنے محکمے اس پہ قائم کیے ہیں جناب والا صرف یہ ہے کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ مہربانی کریں کہ اپنی ذمہ داری پوری کریں جو ذمہ داری آپ کو دی جاتی ہے اس میں واقعی زکوۃ کے حوالے سے آپ پراجیکٹ دے سکتے ہیں جو زکوۃ آپ جمع کرتے ہیں اس کو دوسری جگہ آپ استعمال کرسکتے ہیں ان سے کام لے سکتے ہیں اور اس میں اضافہ کرسکتے ہیں اوقاف میں آپ کی ایسی بہت سی ادارے ہیں یعنی مساجد یا دوسرے مذہبی ادارے جس میں آپ لوگوں کے باقاعدہ خیراتی یا دوسرے ایسے مراکز بنا سکتے ہیں اسی طرح حج کی تو سہولیات حاجیوں کا تو آپ کو علم ہے کہ کوئی سہولیات نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: حقیقت نہیں ہے ہمارے ہاں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: اس لئے ہر ایک میں آپ کرسکتے ہیں مہربانی جی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب سوال نمبر ۳۶۳ دریافت فرمائیں۔

X ۳۶۳ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر حج واوقاف از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال ۹۸۔۱۹۹۷ء کے سالانہ ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجٹ سے محکمہ سماجی بہبود اور اس سے منسلک محکموں/اداروں میں جاری نئے اور مرمت و دیگر اسکیموں/پراجیکٹ کی ضلع وار تفصیل کیا ہے۔ نیز ہر اسکیم/پراجیکٹ کے لئے علیحدہ علیحدہ ترقیاتی وغیر ترقیاتی فنڈز کی اسکیم/پراجیکٹ وار تفصیل کیا ہے۔

(ب) یکم جولائی ۹۷ء تا ۳۱ رمئی ۱۹۹۸ء کے دوران مذکورہ ہر اسکیم/پراجیکٹ کے کام کا مکمل کردہ فیصد معہ ٹھیکیدار (اگر ہو) اور اس کام پر اب تک ادا شدہ رقم بشمول تنخواہیں وغیرہ کی تفصیل کیا ہے۔ نیز مذکورہ مدت کے دوران جس کام/اسکیم اور پراجیکٹ وغیرہ کا جس قدر حصہ مکمل نہیں ہوا اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر حج واوقاف: حکومت بلوچستان کے محکمہ مالیات نے دوران مالی سال ۹۸۔۱۹۹۷ء محکمہ

اوقاف کے بجٹ میں مبلغ ۱۰ لاکھ روپے کی گرانٹ مرکزی مساجد، تاریخی مساجد/ تمام مساجد/ دینی مدارس کی تعمیر و مرمت کے لئے جاری کی ہے۔ یہ رقم ڈپٹی کمشنر کی سفارشات پر صوبہ بلوچستان کے تمام اضلاع میں واقع تاریخی مساجد/ مرکزی مساجد/ تمام مساجد/ دینی مدارس کے لئے پالیسی کے مطابق جاری کی جاتی ہیں مختص شدہ رقم اب تک درج ذیل اضلاع میں جاری کی گئی ہیں۔

نمبر شمار	نام ضلع	رقم
۱۔	کوئٹہ	۱۰،۰۰۰/=
۲۔	چاغی	۱۰،۰۰۰/=
۳۔	پشین	۱۰،۰۰۰/=
۴۔	ژوب	۱۷۰،۰۰۰/=
۵۔	قلعہ سیف اللہ	۴۰،۰۰۰/=
۶۔	موسیٰ خیل	۲۰،۰۰۰/=
۷۔	لورالائی	۵۰،۰۰۰/=
۸۔	بولان	۲۰،۰۰۰/=
۹۔	نصیر آباد	۲۰،۰۰۰/=
۱۰۔	مستونگ	۱۰،۰۰۰/=
۱۱۔	خاران	۱۰،۰۰۰/=
۱۲۔	خضدار	۱۰،۰۰۰/=
۱۳۔	قلات	۱۰،۰۰۰/=
۱۴۔	پنجگور	۱۰،۰۰۰/=
	کل رقم	۴۰۰،۰۰۰/=

(ب) جاری شدہ گرانٹ متعلقہ ڈپٹی کمشنر صاحبان کو ماہ مئی، جون ۱۹۹۸ء میں جاری کی گئیں ہیں

جو یہ رقم مسجد/مدرسہ کی قائم شدہ کمیٹیوں کے ذریعے خرچ کرواتے ہیں، یہ گرانٹ یک وقتی ہے، اور اقساط میں جاری کی جاتی ہیں، تاکہ مسجد/مدرسہ میں وقتاً فوقتاً خرچ کی جائیں، اس کے علاوہ محکمہ ہذا میں کوئی ترقیاتی اسکیم شروع نہیں کی گئی۔

مولانا فیض اللہ اخوندزادہ: اس کا جواب دیا ہے یہاں پڑا ہے جناب یہاں ضلعوں کا ٹوٹل دیا ہے پھر اگر مزید معلومات حاصل کرنی ہوں تو بعد میں آئیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب صفحے پر ہے کہ مختص شدہ رقم اب تک جن جن اضلاع میں جاری کی گئیں ہیں۔

مولانا فیض اللہ اخوندزادہ: بعد میں تفصیل بتائیں گے کہ فلاں فلاں مسجد میں اور فلاں ضلع میں کتنی مساجد ہیں۔ سب بتائیں گے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: آپ تفصیل بتائیں۔

مولانا فیض اللہ اخوندزادہ: مسجد کی تفصیل بتائیں گے کہ ضلع کوئٹہ میں ایک مسجد شریف کو دس ہزار دیا گیا ہے اور ضلع چاغی میں بھی کئی مساجد کو دیا گیا ہے۔ اس کی تفصیل دے دیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: یہ سوال ختم ہے۔

میر ذوالفقار علی مگسی: جناب یہاں مولانا صاحب نے چودہ اضلاع کی لسٹ دی ہے۔ اور صوبہ بلوچستان میں ۲۶ اضلاع ہیں۔ باقی اضلاع میں مسلمان نہیں رہتے ہیں صرف چودہ اضلاع میں رہتے ہیں۔ جن کو انہوں نے پیسے دیئے ہیں باقی اضلاع میں ہندو اور عیسائی رہتے ہیں۔ ادھر تقسیم رقوم نہیں کی ہیں۔

پرنس موسیٰ جان: قلات میں بھی دس ہزار دیئے ہیں اور اپنے آبائی گاؤں میں ایک لاکھ ستر ہزار روپے دیئے ہیں۔ وہاں کوئی اسپیشل مسجد ہے۔ میں یہ کہوں گا جیسے نواب صاحب نے کہا شکر ہے ہمیں تو دس ہزار روپے دیئے اور ان کو تو کچھ نہیں دیا۔ ایک لاکھ ستر ہزار روپے ژوب میں دیئے ہیں۔ قلعہ سیف اللہ میں چالیس ہزار روپے، موسیٰ خیل میں ساٹھ ہزار روپے دیئے ہیں اور لورالائی میں پچاس

ہزار روپے دیئے ہیں۔ یہ ذرا بتائیں کہ ان مساجد اور ہماری مساجد میں فرق کیا ہے۔ مولانا امیر زمان صاحب زورآور ہیں اس لئے انہوں نے زیادہ رقم کھائی ہے۔

مولانا فیض اللہ اخوندزادہ (وزیر): ہر مسجد کو دس دس ہزار روپے دیئے ہیں جو درخواست آئی ہے اس کے مطابق دیئے ہیں جب درخواست نہیں آئی ہے تو کیسے دیں گے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب جس حد تک مجھے یہ ریکارڈ دیا ہے اس کے حوالے سے دس ہزار دیئے ہیں اور باقی۔ جناب ہاؤس کو ان آرڈر کریں۔

پرنس موسیٰ جان: جناب والا ہاؤس میں ڈیکوریم کریں آپ کو تو کوئی سنتا بھی نہیں ہے۔ اپنا رنگ دکھائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ذرا سنتے جائیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اسپیکر جو یہاں انہوں نے تفصیل دی ہے اس میں بظاہر تو میں دیکھتا ہوں چار لاکھ روپے کا جو ریکارڈ آیا ہے یہاں چودہ اضلاع دیئے گئے ہیں۔ اور ان میں چار لاکھ روپے دیئے گئے ہیں۔ یہ ان کی تفصیل ہے اور مولانا صاحب نے یہ کہا کہ باقی چھ لاکھ بھی خرچ ہوئے اور ان میں بھی جو مسجد کا نام ہے ان افراد کا نام بتا دیں جن جن کو آپ نے ادائیگی کی اور جن لوگوں کو ادائیگی ہوئی ہے۔ جس مسجد کا ذمہ دار شخص ہے یہ آپ بتا دیں تفصیل دیں۔

مولانا فیض اللہ اخوندزادہ: چار لاکھ دیئے ہیں اور ہر مسجد میں دس دس ہزار دیا ہے اور تفصیل آپ کے سامنے ہے اگر پورا نہیں ہوا ہے تو پھر اس دس لاکھ کو بھی پورا کریں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جو مساجد کے متولی ہیں ان کو یہ رقم دیا گیا ہے۔

مولانا فیض اللہ اخوندزادہ (وزیر): اگر اب تفصیل نہیں آئی ہے تو بعد میں دے دیں گے ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

میر محمد عاصم کرد: جناب اسپیکر۔ پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہوں۔ جناب اسپیکر صاحب میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ بولان میں بیس ہزار روپے دیئے ہیں یہ کس مسجد کے لئے دیئے گئے ہیں۔